

گفتہ ہیں اور وہ مخدوٰف مقصود ہے اور فاعل مجبوب کشوف اور فاعل مجروب ہو قوف  
اور مفاہیل سالم اور فعال مقصود اور فعال مخدوٰف اور فعال ازال اور فعال مجروب اور کھا  
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مشن اور سات مسدس اور پانچ مردیج اس تفصیل سے مہمنات  
عروض و ضرب ہر دو سالم برائیگوئے بیت فرمادیں جو شن پر چھپر اس بڑھ کر عشوہ عمر  
برد و نیا عرشی ببرد بچوں مسکن شو و مفعول فاعلان چار بار شود و چهار خانہ بڑیں ذرن  
جہش آیدت مہمنات پہلا ذرن عروض اور ضرب دلوں سالم یعنی فاعل لات بیت شال  
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے فرمادیمفعول من عشق فاعل لات پر چھپر مفاہیل اسی سنبھر  
فاعل لات کر عفو و مفعول عمر برد فاعل لات نیا عرش مفاہیل بی ببرد فاعل لات نفظاً و رشخر  
سین را مدد ہے اور بخشہ سخون میں ببرد بامضافت ہے یعنی نزدیک دروازہ اور اگر سکر بہ  
یعنی تار فاعل لات یہم مفاہیل سے ملے پتکیں اور سلطان مفعول فاعل لات چار بار ہوا اور چھان  
اس ذرن میں خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہ ہے بیت از تو و فانیا پر دلی کہ نیک و انہم  
ذرن جفا نجیز دا نکم کہ نیک دا نکم و مب عروض مقصود بای مخدوٰف و ضرب مقصود برائیگوئے  
شہر یاران سن جوان بور فیقان سن جوان بہ اندوہ تو بکر درا ای نگار پیر پوست دوسرا ذرن  
عروض مقصود یعنی فاعلان یا مخدوٰف یعنی فاعلن اور ضرب مقصود یعنی فاعلان بیت  
شال کی مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے یاران مفعول سن جوان فاعلان فیقان  
مفاہیل سخوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکر و فاعلان استراں مفاہیل کا پیروت اعلان  
هم ح عروض ہمان ضرب مخدوٰف و حکم ہمان است است تیسر اوزن عروض وہی  
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مخدوٰف یعنی فاعلن اور حکم او سکا دبی ہے یعنی بیدروں  
ذرن ایک ہیں هم و عروض و ضرب ابتر گفتہ اندوہ سہوست چ مخدوٰف مقصود است مثاش  
بیت دال کہ از چ عمر گزارم بازدہ مہ زیر کہ تو زاندہ من شاد مانی دست چو سختا ذرن  
عروض اور ضرب کو عروضیوں نے ابتر کیا ہے اور یہ سہوست ہے اس سے کہ ابتر مخفف  
اور قطع ہے اور قطع و تو مجموعی میں آتا ہے اور فاعل لات مخفف میں وہ مجموعی تینیز ہے  
سفر دتی ہے پس یہ مخدوٰف مقصود ہے جب فاعل لات کو حذف کیا فاعل لارہا اور جب قصر کیا

فَاعِلٌ رَبَا او سکی جگہ پر فعلن لائے شال مرقومہ متن سے ہے تقاطع یہ ہے و ایک مفعول  
از جمع نمایاں لات گزار سب مقاعیل اندھے فعلن زیر اکہ مفعول تو زائد فاع لات ہن شاد  
مقاعیل مانی فعلن ہمہ عروض محبوب موقوف یا محبوب کشوف و ضرب محبوب کشوف و  
برائی گیو نہ بیت سکنا رز و ہمچو شہزادیان ہو یا بای بی بی بی اردو زین کمڑ و بائستی کہ ضرب محبوب موقوف را ذہن  
کر دنی بیتیا سکنہ شہرت پاپخوان دزن عروض محبوب موقوف یعنی فاع جب و نون سبب جب ہو گر گئے  
اور عین ساکن ہوا وقت ہو فاع ہوا محبوب کشوف یعنی جب و لذوں سبب جب ہو گر ہو اور عین کشوف سر فح ہوا او  
ضرب محبوب کشوف یعنی فح بیت شال کی مرقومہ متن سے ہے تقاطع یہ ہے سکنا رفع مفعول زرد  
پسح فاع لات شہی چین مقاعیل یا ان فح دیبا می مفعول سبب و رفع لات درز کیک مقایل  
مرفع اور عروضیوں کو چاہیے تھا کہ ضرب محبوب موقوف کو ایک دزن اور قرار دیتے  
بر قیاس گذشتہ حمہ مسد سات و عروض و ضرب ہر دو سالم شاعر باد بھار و بادہ  
شہجکیری ہو بونی نفشه و سمن و خیریت مسد سات چھٹیا دزن عروض اور ضرب دوں  
سالم یعنی بنفا عیلین شال او سکی مرقومہ متن سے ہے تقاطع او سکی یہ ہے با دیب مفعول ہا باد  
فاع لات اشہجکیری بنفا عیلین بیویت مفعول لفظ اوس فاع لات من خیری بنفا عیلین سکی  
یعنی صبح و سحر گاہ غیاث سے اور خیری بالکسر یا رم عروض بر دزن پری اور قسمیں ولی  
ہمت ہیں زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خلیق اور گل خلیق اور گل خیر و بھی کہتو  
ہیں برہان اور بھار بھرم سے اور صراح میں لکھا ہے کہ یہہ معرب خیر دکا ہے ہم ز عروض  
یا مخدوف و ضرب مقصود برائی گونہ بیت از کار رفتہ یعنی میندیش ہے ذرا مذہہ نہ نوکرن یاد  
ست ساتوں دزن عروض مقصود یعنی فولان یا مخدوف یعنی فولن اور ضرب مقصود  
یعنی فولان شال مرقومہ متن سے ہے تقاطع یہ ہے از کار رفع مفعول رفت پسح فاع لات میندیش  
فولان و ز نامہ مفعول و اہنوز فاع لات کرن یا و فولان حم ح عروض ہمان و ضرب  
مخدوف و حکش ہمان استست اسکو فولان دزن عروض وہی یعنی فولان یا فولن اور  
ضرب مخدوف یعنی فولن اور حکم او سکا وہی ہے یعنی یہہ دلوں و دن ایک بین م ط  
عروض و ضرب ازیں برائی گونہ شاعر اندرونی خوب نکار ہم تا بدشب چاروں ماہ ۴۰

ست نو ان وزن عروض اور ضرب دو نوں از لیعنی فضول با جماع حذف و قصر شعر خلاصہ  
مرقومہ متن ہے میں یہیں کہ مثل روے محبوب کے ماہ شعب چمارہ ہم جھپٹتے ہے تقطیع ہے  
ماہندر غبول روے خوب فاع لات فگار فضول تا بدرش غبول سنگہ چمارہ فاع لات و ماہ غبول  
می عروض ہمان و ضرب محبوب و ہمان وزن است نہ دسوال وزن عروض وہی  
یعنی فضول اور ضرب محبوب یعنی فعل حذف و ضرب فرمیں اور یہی وہی وزن ہے یعنی یہید و نوں  
ایک ہیں ہم یا رکنی کہ بجا می عروض است نہ ازان قبیل ہت کہ رکنی کہ بجا می ضرب است  
پس معتقد ہست و ضرب پس محبوب ہو قوت بر ہنگو نہ شعر تاکی تو ہم باندہ ریماہ عشق آن بست  
ماہر بان ہو اگر ہمہ او اسط متھرات مسکن کہند پارہ پتھر شود بر ہنگو نہ شعر سرو ہی ہ بالا  
رخ سیب و سیم و ندان لب بار و ان ہست گیا رہوان وزن جو رکن کہ بجا سے  
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجا سے ضرب ہے پس معتقد ہست  
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفا عیلین سے ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لات  
بنائے وجہ اسکی یہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پسے ایک بحذف فاع لاتن خیز  
یعنی مفا عیلین فاع لاتن مفا عیلین جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دو مفرغ  
مفا عیلین مفا عیلین فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بہیت کو اصفت جنم کو بیاہ میں ہ  
بر صحبت سلیمان رکستین پد پیش بدل دیو دو احمد دو ہمہ بر جنم زدہ صفحہ ای جور ہیں  
بر وزن مفعول مفا عیل فاع غلن خواہ فاع لاتن اور تیسرا صورت معتقد کی کہ اس میں  
مفا عیلین اول مصرع ثانی گرگایا ہے لہذا اسکو معتقد کہا ہے یعنی گو کا کہ یہی ایک ہی معنی ہے  
اس سطے کہ مفا عیلین بھر مضارع میں جب مسدس بنائتے ہیں ساقلانہ میں ہوتا جیسا کہ  
وقوع اسکا مصرع ثانی بہت شال میں ہے اور بہیت معتقد ہے چنانچہ حقیقت نیکہ الرحمہ  
خود فرماتے ہیں کہ ضرب او سکی محبوب ہو قوت یعنی فاع لاتن است ققطیع بہیت  
شال مرقومہ متن کی یہ ہے تاکہ بہیت مفعول و مفر باند فاع لات ہتیماہ مفا عیل عشق ۱۰۷  
فاع لات تناہر مفا عیل بان فاع اور اگر سب او اسط متھرات کو مسکن کریں یعنی مفعول  
فاع لات مفا عیل فاع لات مفا عیل فاع میں دو چکہ تین تحركہ جمع ہوئے ہیں اور کہ

او سط کو ساکن کریں پس رکن یہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاع مفعول فاع  
 یہ صورت کچھ اول سے بتر جو نہیں پڑیت سرو سخی بala فاع لاتن سخ سیب  
 جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے سرو بیس مفعول ہر بala فاع لاتن سخ سیب  
 مفعول سیم دندا فاع لاتن سب نام مفعول وان فاع اس عجیب صاحب حاشیہ فراہ کھا ہے  
 ح قول محبوب موقوف درینجا مخفی ازیں بایرن زیر کہ اصل رکن ضرب درینجا مخفی ایکن فی مد  
 مجموعی ہت و و قفت و و تار مفروقی واقع شود پس و قفت درینجا گنجائش ندر و تم کلامہ  
 و و سہ حاشیہ یہ ہے ح تقطیع ش تاکیب بفول دم با تند فاع لات ہنیما رفایل عشق  
 مفعول تیہ فاع لات بان فاع دایں خلافت تو اردو مصنف علامہ است زیر کہ او افت  
 دلوں ساکن را کہ در آخر صبح افتاد بازار کھوف می شمار بپس محبوب کشوون بالیستی فردو  
 تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیع ش سرو بیس مفعول ہے بala فاع لاتن سخ  
 سیب مفعول سیم دندا نامہ بیان در تقطیع سے افتاد دایں غیب ہت تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہ ہے  
 ح والفت نامہ بیان در تقطیع سے افتاد دایں غیب ہت تم کلامہ قابل ہم یعنی وض  
 ہمیان ضرب محبوب کشوون وزن ہمان ہت بارہواں وزن عروض و سلیمان  
 یعنی رکن عروض کرور آور رکن ضرب اور آور شعر مقدر اور ضرب محبوب پکشوون یعنی قفع  
 فاع لاتن ہت اور وزن وہی ہے یعنی دلوں وزن ایک ہیں صریحات متوج عرض  
 و ضرب سالمہ بریگوونہ پڑیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد ہت تبرہواں وزن عروض  
 اور ضرب دلوں سالمہ یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے ایک  
 مفعول ہار خرم فاع لاتن و قئی کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن ہم یہ عروض سالمہ ضرب جو  
 بریگوونہ پڑیت ای دلبریگاہیں باما کی بانی ہت چودہواں وزن عروض سالمہ  
 فاع لاتن اور ضرب مقصود یعنی فاع مثال بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے  
 ایک مفعول ریگاری فاع لاتن نامی مفعول کی بانی فاع مثال ہم یہ عروض سالمہ  
 ضرب محذوف و حکمیت ہمان ہت پندرہواں وزن عروض سالمہ یعنی فاع لاتن اور  
 ضرب محذوف یعنی فاع مثال اور حکم او سکا وہی ہے یعنی دلوں ایک وزن ایک ہیں ہم یہ

عووض مقصود رکن موفور و ضرب مقصود برائگوئه پیش است ای بارہ باری کی بارہ بی  
بساز سیچ سولموان وزن عووض مقصود یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم  
منفایل پر دن خرب او ضرب مقصود یعنی فاعلان تالی بیش کی مرقومہ متن ہے من  
یہ مہمین کہ اسے دلرباکی بارہ بندے سے موافق کر تقطیع ہیوہ ہے اسے بازیغول  
دلرباکی فاعلان کیے بازیغایل ہی بساز فاعلان هم نہ عووض مانند شانزو ہم وزن  
سوم موفور اما ضرب محدود ہفت و ایں دو ضرب بستھاق اغرازہ بار و پہلی اوت پادو زدن  
ذکور ہے تکمین و تحریک اوس طبقہ تحریکات بیش نیت ہے سترہ مہان وزن عووض  
مانند شانزو ہم یعنی مقصود فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی منفایل پر دن خرب اما ضرب  
محدود ہفت یعنی فاعلان اور پہم دو لوگ قسمین یعنی شانزو ہم اور بیفت ہم ہمیونی ق انفراد کا  
تمیز رکھتے ہیں ہیں یعنی اوزان جد اگاہ نہ نہیں ہیں اسواستھے کہ تمہاری دوڑنے کے  
کم قبیل اس سے ذکور ہو سے فقط ہے تکمین اور تحریک اوس طبقہ تحریکات ہم اور بس  
حقیقت یعنی دہی ہیں هم و ایں چمارہ دوزن کہ بعد از وزن سوم آورہ اندوزہ کیتے تا خدا  
ستروک ہے اور تکمین اوس طبقہ تحریک متواالی ہمہ جا جائز پا شد و قد ما موفور و اخرب ہم  
آینہ نہ اندوزنا کر رہو کی گوید پیش است جوانی کست و چیرہ زبانی پر طبع گرفت نیز گرانی  
ہے اور یہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لاءے ہیں نزدیک بتا خرون کے  
ستروک ہیں اور تکمین اوس طبقہ تحریک متواالی سب جگہ ہمہ جائز ہے اور قد مانے موفور  
یعنی منفایل اور آخر بکو ملایا ہے جیسا کہ رہو کی کہتا ہے بیت مرقومہ متن ہے  
تقطیع اوسکی یہ ہے جو زینکا منفایل سست و چیرہ فاعلان زبانی فولن بلجک منغول  
رفت نیز فاعلان گرانی فولن ح قولہ بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم ہے باید  
یا بجا ہے پائزدہ چمارہ پائزدہ ہوہ ہجد و می شود و ہمی اوزان درینجا ہندہ ہاست  
تم کلامہ پس چمارہ کو پائزدہ پڑھ کر ایضاً احتراض لکھنا یعنی چو اور گر کتاب میں پائزدہ  
تمہارا نہ ہجد کو پوزدہ پڑھ کر ناکہ نہ نہ احتراض دال کا سو القلم کا تب ہے ہم مقصود  
این سمجھ تو مازیان خاصل ہے دھملش پر دارہ مفول اس کے تفصیل میں متسلسل ہو بارہ بیست

و مجھ تو بکار دار نہ دو اور ایک عروض و یک ضرب است ہر دو ملبوی ہر ہی وزن اپنے پیش  
ایں سنت مقتضب یہ بھر خاص تازہ ہوں کی ہی اور مقتضب اقتضاب سو بخی قطع کر دن ہے  
اور اصل او سکی دائرے میں مفعولات مستعمل مبتعد و مبارہ ہے اور مجذوذ استعمال  
کرتے ہیں اور او سکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دو ہیں ملبوی یعنی مستعمل میں وہ  
آتی ہے اور بیت او سکی یہ ہے ہم شعر اعرضت فلاج لہاچ عارضان کا لبرد  
ست شعرو مرقومہ متن ہے معنی او سکے یہ ہیں اعراض کیا مخفوقہ نے پس خامہ  
ہوئے او سکے در خسارے مثل ٹرالے کے شفاف اور بیدار اور بعضہ نجوان میں بجا  
اعرضت اقبلت ہے یعنی تو جہ کیا مخفوقہ لقطعی او سکی یہ ہے اعرضت فاعلات  
لاج لہا مبتعد عارضان فاعلات کلبردی مبتعد اور برد اغتمیر مخفی ٹرالہ و گرگ کردا  
فی العیاث صدر و صدر و ابتداء میان فاعلات مفعولات دو دش فرقہ باشد پس ہر دو محبون  
ملبوی نشا پیدا ہتھ اور صدر اور ابتداء میں در میان فا اور دو مفعولات کے مرافقہ ہے  
پس دو نوں رکن صدر و ابتداء میں محبون ملبوی سچا ہے یعنی استھان دو نوں کا اور ابتداء  
دو نوں کا معا جائز نہیں ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دو نوں سے لازم ہے پس فاعلات  
نحو کا یا فاعلات ہو گھا یا فاعلات ہم و پارسی ہے مکاہت امثلہ آور دہ اند برائی گونہ بیت  
ترک خوب دلی مراد چکو چرا نہ خوش فشی ہے و ضرب مزال سری و سکن و ابید و اشت  
بر قیاس دیگر اوزان سنت اور فارسی بہی چکفت شا لیں لاسے ہیں جیسے بیت مرقومہ متن  
تقطیع او سکی یہ ہے ترک خوب فاعلات رو می مبتعد گو چرا نہ فاعلات خش منشی مبتعد  
معلوم ہو کہ اس سرچ کو کبھی مشن بھی لاتے ہیں بیت سر و کلہ زار مشی ہو فصل غ بہاری  
من اگر چہ نگاہ تو امر چہ عزو اقتدار منی ہے بروز ان فاعلات مبتعد فاعلات مبتعد اور  
اگر عین مبتعد کا ساکن کریں فرش اس وزن میں اور سرچ اشتریں خر ہے جیسا کہ یہ  
شعر ہے وقت رانیت و ان آنقدر کہ جتوں چہ حاصہ حیات ایجان کیدم سنت تو ای  
او کبھی خشو میں ملبوی سکن سچ ہوتا ہے جیسا کہ یہ شعر سے در فراق او صری  
فرض کرن کر کے پھر ایڈ پتوں بروز اور دروز را کسے چونز کر کے کریں در مصراج شاعری مفعولات سے

اور ضرب تقتضب کی نہال یعنی مفتعلان اور صری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولین روا رکھتے ہیں مثل اور اوزان کے ہم صحبت اینہ بحد درجہ و لغت مستعمل است و تجزی اصلش در دائرہ مس لفظ لمن فاعلاتن فاعلاتن دوبار باشد و مجزو کار در نہ دیک عروض دیک ضرب ہر دو سالمہ دو دیک وزن باشد و بیش ایست است صحبت لغت میں معنی از بخ برکند و ہے اور یہہ بجزی اوزاری اور فارسی میں مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی میں مس لفظ لمن فاعلاتن فاعلاتن بحد دوبار اور مجزو استعمال کرتے ہیں دیک عروض دیک ضرب دلوں سالمہ یعنی فاعلاتن اور دو سکا دیک وزن ہو جیت اوسکی یہہ ہے ھم شعر از بطن منہما حمیض پہ و آوجہ مثل انہلائی ہے در ارکان خبن و کفت و شکل روز دارند گر ضرب کہ در وی خبر خبن نشاید و میان آخر ہر کرن دوم دیگر کرن معاقبہ باشد در ضرب تشیعیت روایہ دست شعر پیاسا کہ مر قویہ من ہے معنی اوسکے یہہ ہیں نکلم اوس سے خالی ہے یعنی لا غریان ہے اور منہ مثل ہال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای بطن من مس لفظ لمن ہامیضو فاعلاتن ولو جہت مس لفظ لمن ہمہ لائی فاعلاتن اور ارکان میں خبن یعنی مفاظ علن فاعلاتن اور کفت یعنی مستعمل فاعلات اور شکل یعنی مفاظ عامل فعلات روا رکھتے ہیں گر ضرب اوس میں سوا خبن کے یعنی سوا فاعلاتن کے سپا ہیے اور در میان آخر ہر کرن کے اور دو مر کرن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لمن فا اور قن فا میں کہ دلوں کو سلامت رکھیں یا دیک کو صرف کرن نہ دلوں کو د صاحب حاشیہ سے اس جگہ یہہ حاشیہ لکھا ہے س ح پس صرف ہر دو یا احمد ہما جاگر پو د تم کلامہ فتاہی اور ضرب میں تشیعیت یعنی مفعولن روا ہے بجا کے فعلاتن کے ھم راما بیماری اصلش در دائرہ مس لفظ لمن فاعلاتن چمار بار بود مشمن و مسدس و مر بیع آئی کردہ اندر و گفتہ اندر کہ اور اب بخ عروض دنه ضرب است و بر سیزوفہ وزن آمدہ ہست بھت مشمن دو مسدس و چمار بیع دارکان ہمہ مجنون بکار درند و تفصیل ایست است لیکن دائرہ فارسی میں اصل اوسکی مس لفظ لمن فاعلاتن چار بار ہے د مشمن اور مسدس اور بیع دستعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پاس بخ عروض ہیں فاعلاتن مجنون اور فعلان مجنون

او فعلن مجبون مخدوٰفت اور فعلن مجبون مخدوٰفت مسکن جبکو اپنے لئے ہیں اور فاعل مجبون  
مخدوٰفت مدرس پافع مجبون مخدوٰفت مدرس اور فاعل مجبون آور نوادر ہیں ہیں فعلاً  
مجبون اور فعلاً مجبون متصوّر اور فعلن مجبون مخدوٰفت اور فعلن مجبون مخدوٰفت مسکن کو  
ابتر سُکھتے ہیں اور فعل مجبون مخدوٰفت مقطوع اور فاعل مجبون مخدوٰفت مدرس اوس فرع  
مجبون خود و فوت مدرس اور بنا فلان مجبون ذال اور بنا علن مجبون آور تیرہ ذرا تو ان  
آئے ہے ساتھ مدرس اور دو مدرس اور چار مدرس اور سب اکاں مجبون استعمال کی تحریک و تفصیل ہے  
عمر مخصوصاً است اغدوٰض و ضرب ہر دو مجبون بر میگو نہ پیش اگرچہ حیدر فروشنی دگرچہ  
پر سب زبانی دس سچیاں دار خدا یہ کہ تو بچکا مرانی ہے است شناستہ ما ذرا عدوٰض  
اور ضرب پیچہ ذرا تو ان مجبون یعنی فعلاً تین بیت مثال کی مرتوٰہ من سے ہے یعنی او سکلے یہ ہے  
کہ ہر شدید گرا و چرب زبان ہے تو شکر کر خدا کا یا شکر گز از رفدا ہوں میں کو کہہ جائے  
و اسکے میرے ہے نقضیع او سکلی ہیہ ہے اگرچہ جی معا علن لفڑی فعلاً تین پیچہ ذرا  
تر زبان فعلاً تین سچا سر پر امریکہ علن رخدا یہم فعلاً تین کہ تو بچکا بنا علن لم رانی فعلاً تین هم ہے  
عمر ضرب مجبون متصوّر یا مجبون مخدوٰفت و ضرب مجبون متصوّر بر میگو نہ پیش ذرا خلیت  
تر زبان اسی گزیدہ نگارہ سجاہی نرم درشت و سچاہی وصل فراق پیش دوسرہ ذرا عمر  
مجبون متصوّر یعنی فعلاً یا مجبون مخدوٰفت یعنی فعلن اور ضرب مجبون متصوّر یعنی فعلاً  
بیتہ مثال کی مرتوٰہ من سے ہے نقضیع او سکلی ہیہ ہے ذرا بچکی معا علن ستر ایسا فعلاً  
شمی گزی بنا علن ذکار فعلاً سجاہی ذرا بنا علن درستہ فعلاً سجاہی وصل بنا علن  
لند فراق فعلاً همچو غدوٰض ہمچنان و ضرب مجبون مخدوٰفت و تحقیقتہ ہماری ذرا سات  
ستہ ذرا اوزار ہر دوٰض و ہی یعنی فعلاً یا فعلن اور ضرب مجبون مخدوٰفت یعنی فعلن  
اور جمکنہت میں دھی ہے یعنی دو لون ذرا ایک ہیں کسو اسٹک کہ زیادت یک ہوئے نہیں  
نہیں سبھی هم کو عدوٰض ہمچنان و ضرب ابتر گفتہ اند و این سہوست مجبون مخدوٰفت مسکن  
تھی ہی اچھے فہمی و رجہ اسکا ن لازم است و ایں استخاق انفراد نیست مثال شیخ پیش تو فران  
کے رہنی انزو باغد اگر بد کے ز پاہی در آمد سری شخصی نیست پیش تو تھا ذرا عدوٰض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب اور عروضیوں۔ لذتی ہے اور یہ سہو ہے مجبوبون مخدودت مسکن کو نہ چاہیے اسوا سلسلے کہ خبیث بیان جملہ اور کان میں لازم ہے اور بعد ضربن کے تبر سے یعنی صدف و قطع سے فعلن نہیں ہیں سکتا اور اسی کو انتہا عاق از فرا و میکھیں یعنی اوز ایک اگر ان میکھیں ہیں جو بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جیسا نیدان یعنی حرکت کر دن نقطیع یہ ہے تمرد اور مفاصلن نکر وزنی فعلاتن، نعوذ بال مفاصلن، بلکہ فعلن کیز پامفاصلن اور ایڈ فعلن سری، بگن مفاصلن باینی فعلن همہ عروض مجبوبون مخدودت مسکن و ضرب مجبوبون نقطیع برائیگوئے پلیٹت مرادی سست کہ دامہ ستم کندہ برسن ہے چہ بودی ارستہم ز شکر آمدی ہے سست پامخواں وزن عروض مجبوبون مخدودت مسکن یعنی فعلن بیکون ہیں اور ضرب مجبوبون مخدودت یعنی فعل بیت شال کی مرقومہ متن ہے مفعی بیت کے یہہ ہیں کہ دل میسا بمحپرست کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معاشوں مجعپہ کیا کہ ما نقطیع یہ ہے مراعلہ فعلاتن مسکنا یہم فعلاتن ستم کندہ مفاصلن بسن فعلن چو دیر مفاصلن ستم ز فعلاتن شکر آمدلعن مری فعل هم عروض مجبوبون مخدودت مدرس پاملموس و ضرب مجبوبون مخدودت مدرس برائیگوئے پلیٹت دل پر آتش و حشمتی پر آب وارم میدازان کہ با من پر خوشدہ ہست جانن سست پامخواں وزن عروض مجبوبون مخدودت مدرس یعنی فاع یا تغیون مخدودت ملموس ہے فاع اور ضرب مجبوبون مخدودت مدرس یعنی فاع بیت شال کی مرقومہ متن ہے نقطیع اوسی یہ ہے ولی پامفاصلن تشریش پی فعلاتن پر ارادہ مفاصلن رسم فع از کیا مفاصلن من پر خود مذکور مذکور شدستہجا مفاصلن نام فاع ح نقطیعیش دیہر ایڈ فعلن تشریشی فعلاتن برائیڈ ایڈ رسم فع از کیا مفاصلن مبند خون فعلاتن شدستہجا مفاصلن نام فاع دامہ خلافت قرار داد مصنف کلام معاوہ میشود زیرا کہ او الف و نون سماکن رائیکھفت ای شمار و پس ضرب مجبوبون مخدود ملموس پر طور مصنف تمام کلامہ مخفی نز ہے کہ مصنف شا لین اطبیور و ضیوں کے لکھتے ہیں اور جہاں جہاں سہو پاتے ہیں بیان کرتے جاتے ہیں اور الف و نون کو جو بحرب ایڈے ہے نکھلاتی ہے وہ بجا ہی کھوف لینا چاہیے بوائی ہیں اختیار ہیں لکھتے ہیں صاحب حاشیہ والد ایڈ کیا سمجھا ہے کہ ہر چکھہ اسی بات کو اعتراض کا با ربا کرنا ہے

با و صفت که خود معنی اس شعر کے بھی نہیں سمجھا کہ من برخو گپڑن فعلاً تن لکھ کر ہو اور مقام لفظ  
اور غیر اتفاق است میں تیز نہیں رکھتا ہم ز عرض جان و ضرب محبوب مخدوف ملکوں فک  
ہمان است و گفتہ انہ کہ این ہر دو وزن مسکن خوشنہ آید و این سہ وزن آخر پہ نزدیک شاخہ  
محبوب است ساتھ دزن عرض دہی یعنی قاعی با قع اور ضرب محبوب مخدوف  
ملکوں یعنی قع اور وزن وہی سبھے اور کہا ہے عرضیوں سے کہ یہ دو وزن دزن مسکن  
خوش آئے ہیں یعنی بر وزن مفاسد مفاسد مفعول مفاسد مفعول مفاسد مفعول مفعول  
کشائی تاری ز مسلسل ترمهہ ہمیشہ آپر بوسی صبا معلوہ بروز دن مفاسد مفاسد مفعول مفعول  
اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی رہا ہے اور یہ تین وزن آخر نزدیک، تا خرون کے  
مشروک ہیں ہم سعد سمات ح عرض نحری و ضرب مزال برائیگوئہ شعر دلمہ ببر وہ  
یا بی بھا مہ بھا بیار و بیان را بمن سچا رہ است آٹھواں وزن عرض نحری یعنی محبوب  
نحری مفاسد اور ضرب مزال یعنی محبوب مزال مفاسد مثلاً شعر مثال کا مرقومہ متن ہے  
تفصیل یہ ہے دلمہ ببر مفاسد مفعول دادی یا فعلاً تن بی بھا مفاسد مفعول بی بھا را  
فلاً تن بیں سچا مفاسد مفعول یعنی یہ ہیں کہ ای بار دل میرا یا ہے تو نے بو سیہ قبیت  
تین دسے ہم طہر د محری دہمان دوزن است سمت نواں وزن عرض اور ضرب دلوں  
نحری یعنی محبوب نحری مفاسد اور یہ وہی وزن ہے یعنی ہشتہ دوزن ہم ایک وزن ہر  
ہم رب عاتی عرض اور ضرب ہر د محبوب برائیگوئہ پلیٹ سمجھن خوبی رویت ہے  
کمر ز نہماں برانی چوت مریعات دسوں وزن عرض اور ضرب دو وزن محبوب یعنی فعلاً تن  
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تفصیل یہ ہے بحق قتو مفاسد مفعول ببر ویت فعلاً تن کمر نہماں نہماں ز  
برانی فعلاً تن رویت یعنی روی خود اور کم رخصا کہ مرکا کا اور غماں یعنی غماہم با عرض  
ہمان و ضرب محبوب مقصود برائیگوئہ پلیٹ منہ ز یا رجہست پہ منہ ز عشق بحوث  
حکایا رہوان وزن عرض دہی یعنی فعلاً تن اور ضرب مقصود یعنی فعلاً تن بیت مثال کی مرقومہ  
متن ہے تفصیل او سکی یہ ہے منہ ز یا مفاسد رجہست فعلاً تن منہ ز غمہ شر مفاسد  
تجھوں فعلاً تن ہم یہ عرض ہمان و ضرب محبوب مخدوف وہمان وزن است سمت بارہونہ بیک

وزن عروض وہی یعنی فعالاتن اور ضرب محبوب محدود وقت یعنی فعلین اور وزن ہے یعنی  
یا زدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے ہم تج عرض محبوب مقصود یا محبوب محدود وقت و نظر  
محبوب محدود وقت و نظر و مسکن روایہ ایگنوتہ پیشہ تھے اس کی حسننا بہ کہ میں چہ ختم خود مرم  
ت پیر ہوان وزن عروض محبوب مقصود یعنی فعلان یا محبوب محدود وقت یعنی فعلین اور ضرب  
محبوب محدود وقت یعنی فعلین اور دو وزن مسکن جائز ہیں بیت شال کی مرقومہ متن ہے تقطیع  
او سکی یہ ہے تا اگئی مفاظ ملن یعنی فعلین کیں ختم فاعلین خودم غلبہ هم و جملہ مسدسات و مربعات  
نزوکیک متاخران نامستعمل است و لکمین درہمہ و اضع روابود و در صدر و ابتدائی اینہم جھر  
رواہ بود چہ میں بود تند مجموع نیست ہر ہنپڑ بیان وزن ہست اوزان جست کہ از دکبیہ خفیف  
بعد از خوبن وزن و تدمی با قیما نمودہ است و از قدر ما بعضی بنا در بڑی آزادہ اندازہ صدر و آخر  
و بعضی از متاخران وزنی و یک آزادہ انداز مفاظ غلبہ فاعلاتن چهار بار و ان خلطہ مشکول  
با سالم میتواند بیان گلو پیشہ تھر بیان مکمل الملوکی کہ ہر ہو جہاں با مرش شدن نہ ہیچ چیزی  
گفتگو کاف و نونی این است اوزان دامرہ مشتبہ است اور جملہ مسدسات و مربعات  
نزوکیک متاخرون کے نامستعمل ہیں اور لکمین او سط سب جگہ رواستہ اور ابتداء  
میں اس سمجھ کی خرم و انبیین ہے اسو اسلے کہ مبد و تند مجموع نہیں ہے اور خرم و تند مجموع نہیں  
انہم ہر ہنپڑ اوس فی وزن پر جسمت ہے کہ اصل ہیں سب خفیف تھویریں لفڑیں کن میں جاویں خوبن ہوا وزن  
و تند ہو گیا یعنی مفاظ مگر و تند اصلی نہیں ہے اور قدر ما سے بعضی ایک بیت بنا در لائے ہیں کہ  
صدر او سکا اخرم ہے اور بعضی متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہیں فاعل فاعلان  
چار بار اور دو خلطہ مشکول یعنی مفاظ کا ساتھ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہو سکتا ہی شعر  
مشال کا مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے براہم مفاظ کملوکی فاعلاتن کا نونی فاعلاتن  
ما با مرش فاعلاتن شدن ذر مفاظ ہیچ چیزی فاعلاتن گفتگو مفاظ کا نونی فاعلاتن  
یہ ہیں اوزان دامرہ مشتبہ کے ہم متفاہر ب این سمجھ درہمہ و لغت سستعمل است و اس  
در دامرہ فحولن مشبت بار نہ شد و بتاری وافی و مجزوکا ردار ندو اور دو عرض و چهار ہر بت  
و بر بشیش وزن آمرہ بہت بہار و افی و دو مجزو و بیتہما پیش این است

فارسی میں متعال ہو اور اصل اوسکی دلائی سے ہیں فحولن اُجھہ بارہے اور تازی میں وافی اوس  
محفوظ استعمال کرتے ہیں اور اوسکے دعویٰ عرض ہیں فحولن سالم اور فعل محدود فوت اور چار غیرہ  
ہیں فحولن سالم فعل مقصود فعل محدود فوت ابتر اور جہہ فریون پر آئی ہے چار دوائی اور  
دو محفوظ اور بنتیں اوسکی یہ بین ہم امشعر فاما پایہ تیمہم این فڑرہ فانغا ہم انقو مہر فلی  
نیما ہد عروض و ضرب ہر دو سالم است پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم ہی نی  
فحولن بیت شال کی مرقومہ متن ہے روپی راب سے ہی کہ است خواب تقطیع اوسکی یہ ہے  
نایمہم بعینی خوابید و بعینی یہ کہ فاما تیمہم این مرگو پا یا قوم نے سرت خواب تقطیع اوسکی یہ ہے  
فا حما فحولن تیمن فحولن تیسب فحولن اور فحولن فانغا فحولن ہلقو فحولن هر فلی فحولن  
نیما فحولن ہم بمشعر و باوی ری نسوانہ کا پسات ہو و فیعیت مراضیع بدل استعمال پر  
عروض سالم است و ضرب مقصود است دوسرا وزن عروض سالم ہی فحولن اور ضرب مقصود  
یعنی فحول بیت شال کی مرقومہ متن ہے بالسات مخلوب الیات زنان بین ایاس  
رسیدہ کو القطراع چیض سے اوس میں ہوتا ہے اور نہایت اراغب میں بالسات  
ببا می سو جدہ پڑتا ہے بعینی متحاجات اور شعث جمع شغنا بھنی پر اگندہ مو غبار آبودہ و مراضیع  
جمع مراضیع بعینی شیر و ہندہ اور سحال اصل سحال بندوت یا بعینی خول بیابانی مخفی ہے ہیں کہ  
جگہہ لیتا ہے طرف زنان مقطع اکیض پریشان موگرڈ آبودہ شیر و سیدہ کے مانند خول بابا  
کے تقطیع یہ ہر دوی فحولن الانس فحولن و نیما فحولن اساقن فحولن شعش فحولن  
مراضی فحولن عتملک فحولن سحال فحولن هم بمشعر و باوی میں الشیشور شر آ عنیضا ہو  
یہستی اذروا ت الذی قدر و داد عروض سالم است و ضرب محدود فوت است پیسر اوزن و ضرب  
یعنی فحولن اور ضرب محدود فوت یعنی فعل شعر مشال کا مرقومہ متن ہے مخفی ہے ہیں روایت  
کرتا ہوں میں شعر سے شعر مشکل کے سچلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہر تقطیع  
یہ ہے واروی فحولن من شمشع فحولن رشtron فحولن عنیضا ہن فحولن تکہ سفر فحولن روائل  
فحولن لذی قدر تھولن روافعل ہم بمشعر خلیلی خو جا ٹکنی رسنہم دار ہو ٹکلت من سیکھی  
و من نہیہ ہو عروض سالم و ضرب ابتر دو این چھار دوائی راست سلطنا چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فحولن اور ضرب اپتر یعنی فتح با جماعت خدوف و قطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے مبنی اوسکے  
یہ ہے ہن اسی دونوں دوستوں پر سے بھجوڑ خانہ نامے ویران پر کہ خالی ہیں سیلیمی کو  
اور سیدہ سے اور یہ دونوں نام معاشو قوے کے ہیں تقطیع ہے یہ ہے خلیلی فحولن یعنی جافحولن  
علی رس فحولن مدارن فحولن خلعت من فحولن سیلیمی فحولن دینی فحولن یعنی جافحولن  
چاروں وزن و افی کے ہیں ہم و شهر امن و منیہ اُقفرت ہے سلسلی بذاتِ انفصال  
ہر د مخدوف است مت پاپخوان وزن عروض اور ضرب دونوں مخدوف ہیں بعیل  
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے و منہ اثمار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضا وہ نام ابک  
شجوکا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہوں محنی یہ ہیں آیا یہ ویرانہ  
نشان بھروں کا ہے کہ واسطے معاشو قوہ سلمی کے بچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع  
یہ ہے امند مر فحولن نتن اق فحولن قرت فعل سلمی فحولن بذائل فحولن غضا فعل  
ہم و شعر عطف و لا تینش ہے فیما یغپش یا پنکا ہے عروض مخدوف و ضرب اپتر  
و این ہر د مجزو و اند است چھٹا وزن عروض مخدوف یعنی فعل اور ضرب اپتر یعنی  
فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ عفیف ہو اور خرجن نوجوکچ کہ  
مقدرا اور حکمر ہوا ہو گا پیش آئے لگا عفیف مرد پارسا اور پر سیر بکار از حرام غایباتے  
تقطیع ہے یہ ہے عفت نولن ولاست فحولن تاس فعل فمائیں فحولن ضیاقی فحولن کافع اور  
ہے دونوں مجزو ہیں ہم و بطریق زحافت درد بکر کان قبض روایود و در عروض ہائی سالم  
قصرو خدوف روایود و در صدر اٹکم و ثرم و باشد کہ در ابتداء ہم بنا دہستمال کنڈست  
اور بطریق زحافت کے اور رکانی میں قبض روایہ یعنی فحول بعض لام حشو میں لانا  
و درست ہے اور قبض گرا نا حرفاً بختم کا جب سبب میں پڑے اور عروض ہائی سالم میں  
قصر یعنی فحول اور خدوف یعنی فعل روایہ ہے اور صدر میں انعام یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل  
بکون یعنی روایہ اور کہی ابتداء میں بھی بنا در اٹکم اور اثرم کو استعمال کرنے ہیں ہم  
و زما و پارسی و افی و مجزو و شلشور آور وہ اندر و گفتہ اندر کہ اور اور عروض ہست و چھار ضرب  
و بردہ وزن آمرہ ہست چھار شمس و سه سدس و سه هر لمحہ ہست و اما پارسی میں و افی او مجزو

اور مشطور لائے ہیں اور کہا ہے کہ اوس کے دو عروض ہیں سالم یعنی فولن اور مقصور یعنی فول یا مخدوف یعنی فعل اور چار ضرب ہیں ہیں سینخ فولان اور سالم فولن اور فول مقصوٰر اور فعل مخدوف اور وسیلہ براں ہے چار مثمن و تین مدد اور تین مرتع مثمنات عروض سالم و ضرب سینخ برائیگو نہ بیت ببالا نگارا چواز و سردی ہے و لیکن بخسار انند گلنارہ داین ناپسندیدہ ہے چھوت آخر از دامرہ بیردن است است شناست پلاذر عروض سالم یعنی فولن اور ضرب سینخ یعنی فولان بیت مثال کی مرقومہ ہے گلنار یعنی گھل اندر صراحت تقطیع یہ ہے ببالا فولن بگارا فولن چا ازا فولن درسوی فولن ولیکن فولن برخسا فولن رمان فولن گلنار فولان اور بہ ناپسندیدہ ہے اسوا سلسلے کے حرفت آخر دامرے سے باہر ہے صم ب ہر دو سالمت دوسراؤ زن عروض اور ضرب دو نون سالم یعنی فولن مثال اوسکی یہ ہے بیت اگر بس دمن درپن جا بگیرد بمحب باشد از سرو بالا بگیرد همچ عروض مقصور یا مخدوف و ضرب مقصور است تیسرا ذرن عروض مقصور یعنی فول یا مخدوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فول مثال ۵ توں کا فردی نہ کیقطرہ آب پر گمراہی روشن تراز آفتاب پر هم دعوض ہمان و ضرب مخدوف و حقیقت ہر دو وزن کی است و شاہ نامہ بیرن وزن گلخناہ اندست پوختا دن عروض وہی یعنی فول یا فعل اور ضرب مخدوف یعنی فعل مثال ۵ پوایم کجومت مکن یہ بس ہے کہ بی ا ختیار بم درین آدن ہے اور حقیقت یہن یہ دو نون وزن ایک ہیں یعنی سوم اور چہارم اور شاہناہ اسی وزن میں کہا ہے شعر شاہناہ کے یہ ہیں ۵ بزر غبر و آن میں زر مند ہد پشم شیر دخچر گز دکندر ہد در پر دیر برو شکستا و بہت ہدیان راسرو سینه و پادست هم و اینچ وزن را پارسی گویاں راہ اعشی خواند از جہت آنکہ ابیا ارعشی بیرن وزن است کہ این دو بیت ازان است شعرو درکا میں شربت علی لذۃ ہد دا گھر می تکڑا و میکت منہما بہیا ہد کی ایعلم انناس ایق امرہ ہد اثیت المکعیشہ میں کہا بہیا ہد است اور ان تین وزنوں کو فارسی گو راہ ارعشی کہتے ہیں یعنی طرق خواندگی ہو اعلیک ابیا است ارعشی اس وزن پر ہیں کہ دو بیتیں اوس سے ہے ہیں ثمہرو وزن مرقومہ تین ہیں

معنی اونچے یہ ہیں بہت کا سے چیزیں نے واسطے لذت کے اور بہت چاہے  
نوش کیجئے یعنی واسطے دو اس کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ  
ایک مرد ہوں میں کہ چوپنا ہوں میں اونٹلاش کی ہے یعنی سچشت اوسکی دروازہ کو  
اور تقطیع یہ ہے دکان فولن مشرب فولن غلام فولن وقت فعل و آخری فولن خداومی  
فولن تہما فولن بہافعل کی بیع فولن کھانا فولن ساتھ فولن رو فعل آئینہ فولن سچشت  
فولن ہیں با فولن بہافعل اعشقی نام شاعر کا اور راد مہنی پر دہ سرد ھم مسدسات عرض  
و ضرب سالم بریگونہ بہیت بگہ کن بدان سرخ دوش مذکروں کو دیکھت ایں رخانم  
ست مسدسات پاچوان دزن عرض اور ضرب دونوں سالم یعنی فولن بہیت مثال کی  
مرقومہ متن بے تقطیع یہ ہے بگہ کن فولن بر اسر فولن خدوش فولن کزو ز فولن  
و کشی فولن رخانم فولن ھم عرض مقصود مقصود و ضرب مقصود برایگونہ بہیت  
از ان خط مشکلین مایہ شد آن ماہش اند تھاق ست چھٹا دزن عرض مقصود یعنی  
یعنی فول یا مخذوفت یعنی فعل اور ضرب مقصود یعنی فول بہیت مثال کی مرقومہ متن بے  
قطیع اوسکی یہ ہے از اخط فولن طہشکی فولن نیار غزال شد اما فولن بہشدر فولن  
محاق فول ماہ سے مراد رخارہ اور محاق بضم اور بکسر اور لفتح قیون حرکتوں سے آیا یہ  
بمعنی کاستن ماہ ابتداء اوسکی شب پانزو ہمہ سے ہے اور تین دن آخر صینے کے کہ چاند  
ان ایام میں چبپ جاتا ہے رحالہ دو نیکبہ اور دار اور کشت سے کہنا فی الغیاث ھم  
ز تجوہ سخن ہمان و ضرب مخذوفت و بکیفت بہان است ست سالوں دزن عرض میغی  
فول ڈ فعل اور ضرب مخذوفت یعنی فعل اور یہ حقیقت متن وہی دزن سے یعنی مشتم  
د و بہتم ایک دزن ہے ھر بیعت سچ عرض و ضرب سالم بریگونہ مشعر  
خیان شد نہ نامہ زنگ رخانم ست مریعت انتہوں دزن عرض اور ضرب و کوئی  
سامنہ بھی فولن ستر مثال کا مرقومہ متن ہے نہ نامہ یعنی زر نہان میرا اور رخان رخاری  
قطیع یہ ہے عیاشہ فولن نہ نامہ فولن زر کی فولن رخانم فولن ھم ط عرض مقصود  
یا مخذوفت و ضرب مقصود برایگونہ مشعر قوی دل گزار پہنچ دل سپاہیت دن دن

عروض مقصود یعنی فعول یا مخدوخت یعنی فعل اور ضرب مقصود یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقسیج یہ ہے تای دل فعولن گزار فعول منم دل فعولن سپار فعول مم عروض ہاں و ضرب مخدوخت و یقینت ہماں است است دسوائی وزن عروض یعنی عروض یعنی فعول یا فعل اور ضرب مخدوخت یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اور حم کی وجہ تلقیعیں تای دل فعولن گزار و فعولن مندل فعولن سپار فعول تم کلام صحیح عالیہ لکھنہ تو عروض کو مقصود یا مخدوخت لکھتے ہیں یہ تقسیج عروض سالم کی کرتے ہیں اور شعر میں بھی واد لکھا ہے ہم و بڑو کب متاخران مسدسات و مراجعت متردک است و قد ما انہم در صدر پا اور ابتداء بنا در بکار و کشته اند چنانکہ روکی گوید یقینت بہارہست ہر روزہ در کروز نہ منکر فراوان و معروف کم و استعمال قبض و فارسی رو یقینت بیچوست اور متاخرون کے نزد کب مسدسات اور مراجعت متردک ہیں اور قد ما انہم ایعنی فعلن صدر میں یا ابتداء میں بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیسا کہ روکی کہتا ہے بیت روکی کی مرقومہ متن ہے روز نہ پار روز پہم یعنی موسم بر شکال و بہار منکر یعنی امر منکر مثل شراب نوشی اور لہو و لعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقسیج یہ ہے بہار میں فعولن تحرر و فعولن زور و فعولن زنم فعل منکر فعلن فزاد فعولن منعروف فعولن فنکم فعل اور استعمال قبض کافارسی میں روانہ ہے کہ کسی وجہ سے منعی اسکے یہ ہیں کہ وزن سالم میں اور وزن مخدوخت خواہ مقصود ضرب و العرض میں جیسے صدر اور ابتداء میں کئی انہم یعنی فعلن کبھی الگیا ہے اس جگہ مقبوض یعنی فعول کو لانا پہاہ ہے صاحب سیران اس مطلب کو سمجھا اور انہم پر یہ حاشیہ لکھا ح مثال انہم در صدر و ابتداء میں دشمنیز رفتیم و بردیم داعی تو بروں ۰ صحر العصر امنزل مبتزل ۰ وزن مصارع اول فعل فعولن فعولن وزن مصارع ثانی فعل فعولن فعلن فعولن تم کلام نہ لکھا ہے کہ رفتیم و بردیم بر وزن فعلن فعولان بہایان ہے اور وسر احاشیہ استعمال قبض کی جگہ بکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض انہم شعر گفتہ اند باں طور کہ کب کش مقبوض باشد و دیگر انہم تقدیر مقبوض چنانکہ درین ستمھر بر وزیرت چہ چارہ نام ۰

چو شمع دو راز تو میگدا زم بہ بروز فول فعل فعل و تقدیم ائمہ نیز گرمه نجوانی درم برانی ہے  
 دل حرمین را بجا می جانی ہے بل ازین قسم بر شانزدہ کن ہم آمرہ مشاش جامی فرماید  
 زہی جمال تو قبلہ جان حریم کوئی تو کعبہ دل ڈفان سجدنا ایک نسجد و ان سعینا ایک نعمی  
 دو گمراہی گوید ہے زہی و حضیت بخون مردم کشادہ تیر کشیدہ خنجر پہنچ جاہت صباہ  
 دولت خطا سیاہست شب مغبہ ہے ہر دو روز فول فعل فعل و بعضی مقووض ائمہ کی آنرا اخیر گنوہ  
 با سالم نیز تبریزب جمع کردہ اندر بر شانزدہ کن آور ده مشاش سے زدن معنی برپہ روز  
 تیرہ شب ہست دادی موسیٰ ہے جامہ صہرہم درکفت عشقت دامن یوسف دست زینی ہے  
 بروزن فعل فعل فعل و بعضی مقووض ائمہ و شمس آند مشاش سے ای سزا لفت فالپہ سای ہے  
 دی مہ رویت نایمہ بزر ہے بروزن فعل فعل فعل تم کلامہ دا ہر ہے کہ پہ سب  
 اوزان تقارب ہیں اور عبارت حقیق علیہ الرحمہ میں مانعت ایک کمن نہیں حسکی  
 مانعت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا فرم حجہ یہ بہ این بجز عمل  
 و شعر بین بسیار نیافتا اندر صہاش من طعن بہشت بار بود و مثال بہت سالم او بتاری خیں  
 باشد شهر حار بوا فو قو محتم ثم لم نزی خود بد للصلاح الدینی خیرہ رامن بہت غریب  
 یہ بجز عمل نہیں ہے اور شعر اس میں بہت کم پائے ہیں اور اصل او سکی فاعلن آٹھ حصہ  
 اور مثال بہت سالم کی اوس سے عربی میں ایون ہے شعر قومہ متن ہے مخفی یہ ہیں  
 رشے وہ اپنی قوم سے پس نہ تھہرے بڑی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ  
 خیر او سکی مسد و دبے پر قطعی یہ ہے حار بونا علن قو محتم فاعلن ثم لم فاعلن نزی خود فاعلن  
 لصص صلاحا علن طلبادی فاعلن خیر ہونا علن را ہونا فاعلن حمد و ہم نجیون ایرا و کند بر بوجون  
 شهر و آتشیت جمیع نو احلہنما بد کا سبق العینیہ ساکنہا بہت اور محبوب بھی لا قریبین  
 یعنی فعلن بجز کبہ میں آٹھ بار شعر قومہ متن ہے مخفی یہ ہیں آیا میں او سکی سب وہ از  
 میں پس افسوس کیا میںے او سکے ساکن کے غائب ہوئے پر قطعی یہ ہے وہاں فعلن  
 بجمی فعلن ہو افضل طنہا فعلن فاست فعلن بیغی فعلن عبا فعلن کنہا فعلن حمد و ہم نہیں  
 ایرا و کند بر بیگونہ شهر کے محبوبی اذکر روحی ہے وہ از ختم قطبی فاعلیں عنہی است او سب میں

مسکن بھی لائے ہیں یعنی فعلن بسکون یعنی آنکھہ بار شعر مرقومہ متن ہے ہے مخفی یہ ہیں اسی  
محبوب پیرے دریافت کر پیری سعی کو اور حجم کر پیرے دل پر پس بینکہ فردیکہ پیرے  
تفصیل یہ ہے یا صحیح فعلن بوبی فعلن اور کہ فعلن رو جی فعلن در حجم فعلن قلبی فعلن جی بنی  
فعلن خندی فعلن حرم و عروضیان این رکھنا رامقطوع خوانند و این سموست پہ قطع  
خر در عروض و ضرب نیختہ و ہر سے نوع یعنی سالم و محبوب و مقطوع خلط کنندت اور  
عروضی این رکھون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع سکتے ہیں اور یہ سہو ہے اسوا سکے کہ  
قطع سو اسے عروض و ضرب کے نہیں آتا پس محبوب مسکن ہیں اور ہیئت قسمیں یعنی  
سالم فاعلن اور محبوب فعلن تحریک میں اور مقطوع فعلن بسکون یعنی خلط کرنے ہیں  
حزم و اما بفارسی قدما پہ تکلف برین سحر ہم شعر آور دہ انداز دعوی ہم عروض و ہم ضرب  
و ضرب تھما زدال و ہم محبوب یا ہمہ سکر کی مختلط ہمہ زدال دعوی و مختلط اما سالم یا محبوب  
و سکن خلط کنند کہ از قیاس خارج بودت و اما بفارسی میں قدما پہ تکلف اس سحر نے  
شعر لائے ہیں زدال یعنی فاعلن اور دعوی یعنی فاعلن عروض ہی اور ضرب ہی اور  
ضرب تھما زدال بھی لائے ہیں اور سب رکن محبوب بھی لائے ہیں اور سب رکن مسکن بھی  
لائے ہیں اور سب رکن مختلط بھی لائے ہیں یعنی کوئی محبوب اور کوئی مسکن اور سب  
زادال اور دعوے اور مختلط بھی لائے ہیں لیکن رکن سالم کو ساختہ رکن محبوب اور سکن کے  
خلط نہیں کہ تو ہیں فارسی میں کہ اسکے قیاس سے خارج ہے سنجاق عربی کے کہ دہان لاما  
درست بہ هم مثال سالم مشمن شهر سخت سرگشته ام از غمہ سحر تو ہر گر خطا ی کنہم دلبر انخو  
سکن ہست مثال سالم مشمن کی شعر مرقومہ متن ہے تفصیل سخت سر فاعلن کشته ام فاعلن  
از غمی فاعلن ہجہ سب رتو فاعلن ہجہ خطا فاعلن لی کنہم فاعلن دلبر فاعلن ہجھو کن فاعلن حزم  
مثال سالم مسدس شهر سرخ گل بر درخ کشته ہو لا جرم فتنہ کش پرست مثال سالم  
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تفصیل یہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کشنا ہی فاعلن  
لا جرم فاعلن فتنہ کی فاعلن کشته یعنی پیدا کر دہ هم مثال منبع سالم شهر  
سجدہ کر دت بتا پہ آفتاب از فاکہ ہست مثال منبع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تفصیل یہ ہے

سجد کر فاعلن دست تبا فاعلن افما فاعلن بزرگ فاعلن هم شال شمن محبون و مکن در پیشتر آور دادند شال شمن محبون او ر مکن کی سابق مین لائے ہیں عربی ہیں اور فارسی میں شال یعنی ہیں شال محبون سے پورخت بخود گل بانع ارم ہو چون دست بخود قیصر و مپن بخ فعلن آئندہ بار تقطیع و مکن ہے بخ شال مکن سے ہر دم بیشتر وارم زاری بخ فعلن آئندہ بار تقطیع اسکی ہے ہم وہ مکن اب هر جا خرب درمل محبون ہم تقطیع نوان کردت اور اگر سب رکن مکن ہوں یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن مکن عین سے ذرا ن کو هر جا خرب او بدل محبون میں تقطیع کر سکتے ہیں هر جا خرب مسدس محدود نہ از دال ضریب بر وزن بخموں بخاعیل فولن ہے اور بدل محبون مسدس محدود نہ از عرض و مراجات محبون و مکن از طبع دور تر بود این سہت بحرای دامہ تتفق تفصیل بخور و اوزان تمامی آن تمام شدست اور باقی وزن مسدسات اور مراجات محبون او ر مکن کی طبیعتے دور ہیں یہ ہیں بحربن دامہ تتفقہ کی او تفصیل بخوار اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی ہم معلوم کہ در پانزده بخور که مستعمل عرب است جملہ عروضها بیست و شش است و جملہ ضربها پنجاہ است و پرست و سه وزن آمدہ است و در ده بحرب که مستعمل عجم است بقول عروضیان حمل و چہار عروض و پنج ضرب است و بر صد و نو وزن شعر گفتہ اند و اند اعلم باصواب است اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحربون میں کہ مستعمل عرب ہیں جملہ عروض مپسیں ہیں اور جملہ اضراب پچاس اور ترسٹہ وزن پر آئی ہیں اور دس بحربون میں کہ مستعمل عجم ہیں بقول عروضیون کے چوالیں عروض اور پچاسی ضربیں ہیں اور ایک سے منافقے وزن پر شعر کے ہیں وال مد اهلم باصواب ہم و بیان پذراشت کہ این بحرب مولف وز اصول مذکور است و شاید کہ اصلہ ما سے دیگر غیر اچھے گفتہ اند تالیف کن وزان اصلہ ما بحرب امولف شود کہ در ففات دیگر مستعمل نہ شد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنان کہ بناد ولغت پارسی کرنی ٹھانی یافتہ می شود مولف وز دو دن و سبیبے بروز ان مقا علاقوں و شعری دیدہ اعم از تکریہ این رکن چهار بار کہ ہیں آن شعر بپای خبر مام برین فتوال بود

بیت اگر بدای کہ نے تو چونم نہ مرادین غم رو اندری ہو اورست تفعیل منجبوں مرفل برین  
 وزن باشد و از مقام اعلان موقوس مرفل چنین است اور جانا چاہیے کہ یہی سجنون مؤلف  
 اصول ذکر سے ہیں اور شاید کہ اصلہیں اور سوانیں اصول نئے نایف کریں اور اون  
 اصول سے سمجھیں مؤلف ہوں کہ اوز باؤن میں سو آمازی روز فارسی کے مستعمل ہوں  
 یا اوز نامے میں مستعمل ہوں چنانچہ بذریت لغت پارسی میں ایک رکن غافی یعنی  
 ہشت حرف پایا جاتا ہے مؤلف دو تر اور ایک سبب سے بر وزن مفا علاتن کہ اس میں  
 مفا اور علا دو و تر ہیں اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے میں اس رکن کی  
 تکرار سے چار بابر کہ بعدینہ وغیرہ باد نہیں ہے مگر طرح پر صحابیت اگر بدای کہ بی تو چونم  
 مرادین غم رو اندری مدقیق اگر بدای مفا علاتن کبیت چونم مفا علاتن مرادی غم  
 مفا علاتن رو اندری مفا علاتن اورست تفعیل منجبوں مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفا علاتن  
 اورست تفعیل منجبوں مرفل یعنی مفا علاتن بھی اس وزن پر ہے موقوس یعنی مضمر منجبوں  
 هم دنیاز سمجھی کہ دوسرے ایں بزرگان پہلو بڑا سمجھیکو پنڈ و شبیہ است بزر ج مسد رسالہ  
 رکن اول ہم غافی دست مؤلف از چهار سبب نجیف برین وزن کہ مفوعلان دگا د سالم کجا میدائی  
 دگاہ منجبوں بر وزن مفا عیلن دگاہ مطہی بر وزن فاعلیں دہرے باکید گیر خلط میکنند و  
 دو رکن باقی مفا عیلن فعالان یا مفا عیلن فعالن ہست مشاش بیت ذرا اگرہ عرض پا  
 دلکھ وڑن پی بیان دسراہل بھن پی ہے گرد آورد چیر و جوان را ہدا چھمن کر دہ  
 پلی زہج بمن پی چھ صدر بیت اول سالم ہست و ابتداء صدر بیت دوم منجبوں و ابتدائی  
 بیت دوم مطہی و امثال ایں بسیار ہست است اور ایک سمجھا و بھی دیکھی ہے کہ رکن اول  
 او سکا غافی ہے مؤلف چار سبب خیف سے اس وزن پر کہ مفوعلان اور اور ایں بزرگان  
 پہلوی اوس سمجھ پکتے ہیں وہ مشاہ ہے ہنچ مسد رسالہ سے اور ایں پنجم اول اور  
 سکون نون اور اور ایں بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیوں کا  
 اور شعر او سکا زبان پہلوی میں ہوتا ہے کسی فیاضتے کھہا ہے بیت لحن اور ایں  
 در بیت پہلوی ہے زخمہ دو سماج خسر دی ہے اور ایک دیگا بھی نام ہے مضادات اور

تو ربع جو سقان سے مشهور باور اسہ چونکہ خنیاگر دہان کے ساکن نے یہ خوانندگی و ضعف کی باور ان مشهور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرنے نہیں اور کبھی مجنون برداز مفعا عیلین اور کبھی مسطوی برداز فاعلاتن اور تینون کو باکر یا پر خلط کر دینے اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفعا عیلین خوارہ فاعلاتن کے درکن باقی مفعا عیلین مفعولان یا مفعا عیلین فعولن ہیں مثاں اوسکی بیت جو مرقومہ سخن ہے اور شخرون کو رسیں فرد اگر یعنی فرد اوقت صحیح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پلیٹکر یعنی پائی لٹکر اور دشمن یعنی کفاافت اور سنجاست مراد خرابی پی درپی ہے اور دوسرا ہل الجمین پی یعنی درپی درپیس اہل الجمین اور زبرج بمعنی زنیت اور مبن پی اسی دپنی من خواہ بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولاتن اور ابتدائی بیت اول اور صدر بیت دو مجنون یعنی مفعا عیلین اور ابتدائے بیت دو مسطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہ ہے فرد اگر مفعولاتن ضمیلہ کر مفعا عیلین دشمن پی فعولن میانی دو مفعا عیلین سرمی الہم مفعا عیلین جمین پی فعولن ہمہ کرد امغا عیلین در پسرو مفعا عیلین جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن پسرو برج مفعا عیلین مبن پی فعولن اور مثل اسکے بہت ہیں هصر غرض ازاں ایسا و این سخن آن است تاد اندکہ اصول بجود در آنچہ ہفتہ محصور ہست نہ فروع و تغیرات بل آنچہ ایسا کرد یہ موجود است بسب اغلب والدرا اعلم بالصواب است اور غرض اس سخن کی اپراد سے یہ ہے نامحلوم کریں کہ جموں بجور جو کہے ہیں ہمچنے محصور ہیں نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایسا کے ہمچنے موجود ہیں بحسب غالب یعنی اصول محصور ہیں فروع اور تغیرات محصور ہمیں ہیں والد عہد بالصواب فصل هشتم در تحریر بنیادت کو تعلق پادر کان ندارد و وز تغیرات کو در پیشتر پاد کرو یہ تغیر بنیادت را کہ آڑا اخزم خوانند و رہیج موضع مثال بنیاد و قیوم و آن بغاوت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنی و بحری خاص نبود و ایسا دا آن بآن بسب باین موضع افکر کنند یہ کہ نابجور و اوڑان و قوت نباشد اور اک آن چنانکہ پايد و سست نہ بہ و خزم بیشتر پاک حسرت پوک کہ در اول بیت افزایند شاش تباذی امر المقصیں گوید شعر و کان شبیر را فی عز زمین و بجزیہ چکہ پیہ را نا رس فی سمجھا و مقرر مہ برج طویل است

از وزن دوام و او خرم است صلحتم بیان تغیر زیادت میں کے اکاں سے  
تعلق نہیں رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہے اون میں ایک تغیر میباشد بھی ہے  
او سکو خرم کہتے ہیں کسی گجرے مثال او سکی نہیں لائے ہم دو بناست گران اوزن پسندیدہ  
او کسی رکن او کسی بھر کے ساتھ خاص نہیں اور بیان او سکو اسلیے بیان کیا ہے کہ  
جب تک بھر میں اور اوزان معلوم نہوں اور اک او سکا جیسا چاہیے حاصل نہیں ہوتا  
اور خرم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت میں لائے ہیں مثال او سکی تازی میں ہے  
امر القیس کی ہمروئہ متن ہے: وس میں شبیر نام اکیک کوہ کا ہے اظرافت کہہ میں او  
غز نہ سرجنی مراد اول چیزوں جمع و ابل معنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلکیم مخلط افریل  
پا در پیچیدہ معنی ہیں اور گویا کہ شبیر اول باران میں مرد بزرگ پہ گلکیم مخلط پیچیدہ ہے  
تفصیل کافیں فقول شبیر فی مقاعیل عربی فحول نوبی مقاعیل کبیر فحول انکوں  
فی مقاعیل بجاد باران فحول فرملی مقاعیل بس طویل ہے وزن دوام سے جسکے عرض  
او ضرب دو نوں تقویض ہیں اور دو او اول بیت میں خرم کا ہے ح خرم در جمل  
انداختن حلقة در بینی شترست و وجہ مناسبت ظاہر دھکر کردن حرف یا کلمہ راجحہ میں  
بران است کہ در فیش ذرثی حری درست فشود لانشا در شکم کلامہ فتائل اور کجھی بھیز لذت  
صراع دوام میں ہوتی ہے بیت تا العَدَيْ يَا كَبِيرَاتِ الْقَاعِ فَكُنْ لَنَا هَذِهِ الْأَيْلَامِينَ  
آتم کیلی من الجہش بھر بیلہ سے بر ذریعہ من المثلث فحل من مستقلین فاعلین فاعلین  
مستقلین فعلن در عزہ کفہام اول صرع دوام میں خرم ہو ہم وزیادہ ازین ہم آور وہ انداز کیک لکھ  
از پہاڑ عرف و آن نادر است دریش این است شکر اشہد ذجپا ز بکب در الموت  
فَإِنَّ الْمَوْتَ لَا تُبْيِكُ، وَلَا تُخْرِجُ مِنَ الْمَوْتِ إِذَا حَلَّ لَوْا ذِيکَا، بَرْ بھر ہزج است اول  
کلمہ اشہد خرم است اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہیں چار حروف تک  
پنی چار حرف کا کلمہ اور پیدہ بہت کم ہے اور مثال او سکی جیسا کہ مرقومہ متن ہم اوسیں  
دیا زیم صح حرم معنی کمر پند ہے اور لا قیکا پا شباءع العن معنی یہ ہیں پاندہ کمر پند  
اس پنہ دا سلطے موت کے پس تحقیق کیوں ملاتا تکمیلی تجھے اور پڑھوت سے حیثیت

دارد ہوا تپری دادی ہیں تقطیع یہ سہے ہے صیان یہم معا عیل کلیوت مفا عیل فانسلو معا عیل من  
ٹلا قیکا معا عیل من لا تجزع معا عیل بن بلوت نھیں اذا خل معا عیل بو او یکا معا عیل من یہ بحر  
ہنج ہے وزن اول اور کلکا اشد و کا خرم سے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف  
حقیق علیہ الرحمہ نے کسی مثال زیادت دو حرف کی یہ سے شعر قد فارسی آیوں من  
حد پیک ہد مائش ڈر کہ ہد بروز فاعلان معا علمن فعلان فاعلان خفیف جزو سے  
اور قد خرم ہے مثال زیادت سے حرف کی بیت اذ اخذ رفت رہ جلی ڈگر تک ہد  
یا بار کسیما پر بہب الحذر اہ بروز قعلان فاعلمن فعلان فاعلمن فاعلمن مدید مجزو  
اور کلکہ اذا خرم ہے هم در پاسی ہم بیک حرف قد ما اور ده اند بعضے در اول صراغ  
اول براینا گر روکی گوید بیت جودہ چون نور و آب بیاد ہد گویا آنچنان شکستی ہ  
سینکشن نازگاہ چو سا پہ سوئی ہد گوئی از یکدیگر کستی ہد بحر خفیف است از دن من  
و یہم خرم است در اول بیت دوم است اور فارسی میں بھی بیک حرف قد مالا لے ہیں  
بعضے اول صراغ میں جیسا کہ بیت اردو کی مرقومہ من ہے بحر خفیف میں وزن ہم  
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور یہم خرم کا ہے اول بیت دوم میں اور نور و آب بھی  
سچ آب تقطیع یہ سے ہے جودہ چون فاعلان نور و ۱۱ معا علمن بہباد فعلان کو ایا فاعلان  
خیاں کشیں معا علمن نستی فعلان یا تکش نیا فاعلان زکچا معا علمن یا ہمی فعلان کو ایا  
فاعلان دگر کسر معا علمن نستی فعلان هم وبعضے در اول صراغ دوم ہم کستہ اند چنائی کے  
مرادی گوید بیت از دشم و گنج چ فریاد و سودہ کہ مرگ کند برتن تو تامن ہد بحر  
صریح است از دن دوم دو حرف کے در اول صراغ دوم خرم است و متاخر ان البتہ استعمال  
خرم نہی کند و اند اعلم است اور بعضے اول صراغ دوم بھی لائے ہیں جیسا کہ مرادی  
کہا ہے بیت شال کی مرقومہ من ہے تقطیع یہ سے ہے از خشبو مقتلعن کنج چ فر مقتلعن باد سو  
فاعلان مرگ کند مقتلعن بر غتو مقتلعن تامن فاعلمن سب سریع ہے وزن  
دوم سے اور حرف کاف کا اول صراغ دوم میں خرم ہے اور متاخر البتہ استعمال  
خرم کا نہیں کرتے ہیں از بعد احلام بالصواب هم فصل خرم در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب ذکر کو رپارسی سبب سسن باشد و تو منح و این دو اسم از جمیت نہاده اند که عرب بیت شعر را بخانہ شبیہ کر وہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانہ ایشان خیمه باشد و خیمه بر سسن و منح فائتم شود و فاصلہ جد اکنندہ باشد بعضی متحرکات متواالی رب اکن از دیگر متحرکات جد اکنندت حصل نہیں ذکر معاون بعض الفاظ اور انقاپ پذیر کو رہیں اور فارسی میں سبب معنی رسن ہے اور تو معنی منح اور یہہ دوناہم اس جمیت سے رکھے ہیں کہ عرب بیت کو گھر سے شبیہ درستے ہیں اسواس طے کہ بیت معنی خانہ ہے اور گھر عرب کا خیمه ہوتا ہے اور خیمه رستی اور بیخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ معنی جد اکنندہ ہے یعنی متحرکات متواالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے جد اکنندہ ہے ہم و اما بجھوٹویل و مدید و بسیط بین سبب معنی درازی و کشیدگی و نزدیکی نام کر دیجئے اور بیک اصول این بجھوک کہ در امرہ بست و چمار حرفیت منح ترکیب بیت است اور بجھوٹن طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بعضی درازی و کشیدگی و نزدیکی نامہ رکھا ہے یعنی طویل معنی درازی اور مدینی کشیدگی اور بسط معنی گستردگی ہے کہ تازی میں انہی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگ نہ نہیں ہے کہ در امرے کے میں چوبیں حروف این ایک صرع میں هم و بعد ازان سے بھرا صلن بھرو فڑ و کامل بیت و کیک حرف است و ہر چند مساوی و گیر سبعات است اما بحرت ازان زیارت است پس ازین جمیت این دو بھرا بونور و کمال موسوم کر دندت اور بعد نکے یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر او کامل ہے کہ اون میں اکیس حروف میں ایک صرع ہیں اور ہر چند برابر اور سبعات لکھن لیکن حرکتوں میں اون سے یا زدہ میں کہ اون میں تیسٹی حرکتیں ہیں اور سبعاعیات دیگر میں مثل بجز اور حل کے چوبیں آر کتھیں ہیں پس اسی جمیت سے اون دو بھرا بونور و کمال رکھا ہم دہرج آواز سے راگو نیند کہ تابر نے باشد و این دو اسم از جمیت نکوئی بھرپونہادہ اند و رجرا سمجھی راگو نیند کہ پایی شتر را بلزدا ندو گفتہ اند مو ضع انشستن باشد پر شتر از ہو دج خرد تزو این اسم از جمیت اضطراب اخرا و بسبب تقارب حرکات با بسبب کو تماہی ہے

بین بھرنہادہ انڈکہ در عرب بیشتر مشکور سہ تعالیٰ کنند ورمل زندن مشتاب باشد  
 و این ہسم از جمیت روائی وزن نہادہ انڈست اور ہزرج آواز باقاعدہ کو کہتے ہیں اور  
 ترجمہ مبنی سرو د اور خوش آوازی ہے اور یہہ نام اس بھر کا بسب خوبی اور نیکوئی کو  
 رکھا ہے اور جزا کب مرض کو کہتے ہیں کہ پاسی شتر کو بغرض میں لانا ہو اور یہہ بھی  
 کہا ہے کہ موضع لشتن ہے شتر پر اودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بھر کا بسب  
 اضطراب اجزا کے اور بھت اقارب حرکات کے یا بسب کو تاہی بیت کر رکھا ہو  
 کہ عرب میں بیشتر اسکو مشکور مستعمل کرتے ہیں اور مل معنی مشتاب رفع ہے  
 یہہ نام بسب روائی وزن کے رکھا ہے ہم و سر لع را بسب سرعت اطلاق برقرارباشد  
 وزنش این نام نہادہ انڈ و قریب را بسب قرب او بضارع و ناقہ منصرہ تیزرو باشد  
 و اسرح الجل آن باشد کہ بیشی افتاد پاہما از ہم باز نہد و نسرح را دین نام  
 بسب دافی نہادہ انڈ یا بسب آنکہ دور کن او کہ بر وزن مستعمل ہے از یکدیگر بر کن  
 مفولات جدا شده انڈست اور سر لع کا نام بسب سرعت اطلاق کو اد سکونت کا  
 وزن پر سر لع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب بضارع سو ہے  
 اسو اسلیکہ وزن بضارع کا مقام عیلین فاع لائن مقام عیلین ہے اور وزن قریب کا  
 مقام عیلین مقام عیلین فاع لائن ہے اور ناقہ تیزرو کو منصرہ کہتے ہیں و اسرح الظل  
 یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونوں پاؤں بکریستے جد اسکے پس نسرح کا نام مندرج  
 بسب روائی کے کہا یا اس سبب سے کہ دور کن اوسکے مستعمل کیکر سے بر کن  
 مفولات جدا ہوئے ہیں ہم و خفیت را بسب خفت وزن خفیت نام کر دا انڈ و بضارع  
 را ز جمیت شاہست اوہ ہزرج و اقتضاب بر پان بست و اقتضاب غن و شعر گرفتن  
 آن باشد بر جیل و تھجال و بعضی گویندہ بھر مفترض ازان جمیت خواندہ انڈکہ گولی بعضی  
 ان منسرن است کہ نام پر بڑہ انڈ و بعضی گویندہ آن سبب کہ وزنی مرجبل ہست  
 اور خفیت کا بسب خفت وزن کے خفیت نام رکھا ہے اور بضارع کو بضارع کہا  
 کہ اسکو مشابہت ہے ہزرج سے اسو اسلیکہ وزن بضارع شتمل بمقام عیلین ہے اور